

15۔ پس ہم میں سے جتنے کامل ہیں یہی خیال رکھیں اور اگر کسی بات میں تمہارا اور طرح کا خیال ہو تو خدا اُس بات کو بھی ثم پر ظاہر کر دیگا۔
 16۔ بہر حال جہاں تک ہم پہنچے ہیں اُسی کے مطابق چلیں۔ 17۔ اے بھائیو! ثم سب مل کر میری مانند بنو اور ان و گوں کو پہچان رکھو جو اس طرح چلتے ہیں جس کا نمونہ ثم ہم میں پاتے ہو۔ 18۔ کیونکہ بہترے ایسے ہیں جن کا ذکر میں نے ثم سے بارہا کیا ہے اور اب بھی رور و کر کہتا ہوں کہ وہ اپنے چال چلن سے مسیح کی صلیب کے ڈھن ہیں۔ 19۔ اُنکا خدا پیٹھ ہے وہ اپنی شرم کی باتوں پر فخر کرتے ہیں اور دُنیا کی چیزوں کے خیال میں رہتے ہیں۔

فلپیوں 3:15-19 (این اے ایس بی)۔

سوچنے کی چیزیں۔

کیا آپ پہلے چند سالوں کی نسبت اب زیادہ روحانی طور پر بالغ ہیں؟
 کیا خداوند آپ کی تبدیلی کے لیے، آپ کی زندگی میں کام کر رہا ہے؟
 کیا آپ زیادہ سے زیادہ مسیح کی مانند بن رہے ہیں؟
 کیا آپ خدا کے مقاصد کے لیے مزید کار آمد بن رہے ہیں؟
 کیا آپ آزمائشوں اور امتحانات کو خوش آمدید کرتے ہیں؟
 آپ کب کامل بنیں گے؟
 کیا آپ آسمانی چیزوں کی بجائے دُنیا کی چیزوں بارے زیادہ سوچتے ہیں؟
 شاگرد کیسے بنتے ہیں؟

”سب سے بڑھ کر ترقی“

چند اوقات سے بڑھ کر، پرائزیری اور ہائی سکول کے دوران، میں نے اپنی کلاس میں ”ترقی“ کے سالانہ ایوارڈ کو حاصل کیا۔ میں ہمیشہ اس ایوارڈ کو حاصل کرنے کے لیے چھوڑی سی پریشانی کو محسوس کرتا کیونکہ یہ ایک کامل صلاح ہے کہ میں سکول کے دور میں ایک مفلس اور نابالغ طالب علم تھا۔

کسی طرح، میں اب بھی محسوس کرتا ہوں کہ یہ ”سب سے بڑھ کر ترقی“، سر نامہ مجھ پر لا گو ہوتا ہے، دونوں اس کی متفہ اور ثابت دلالت میں،

کیونکہ میں خدا کے بارے، اس کے ارادہ کے بارے سمجھتے ہوئے دکھائی دیتا ہوں، اس کے ساتھ اپنے بارے اور اس کی مرضی اور دنیا میں اپنے مقام کے بارے۔

میں نے سوچا کہ جیسے ایک مسیحی شخص بوڑھا ہوتا ہے، اور روحانی بلوغت اور کاملیت کے مقصد کے قریب ہوتا ہے، تو کارکردگی کم ہو جائے گی۔

میں نے سوچا کہ ترقی آہستہ ہو گی کیونکہ یہاں کام کرنے کے لیے چند علاقوں ہوں گے۔ میں نے یہ قیاس کر لیا ہوئے از سر نو اور تبدیلی کا کام پہلے سے سرانجام دیا جا چکا تھا، صرف اس بہتر ہم آہنگ اور آخری صفائی کے ساتھ جو آنے والی تھی۔

بہر حال، ایسا میرا تجربہ نہیں تھا۔

جب میں پچھے دیکھتا ہوں، میں دیکھ سکتا ہوں کہ خدا نے ان شاندار جذباتی اور سماجی کوتا ہیوں پر غالب آنے میں میری مدد کی، اور اب میں مساوی طور پر اس سے آگاہ ہوں کہ خدا میری زندگی کے بڑے مقامات پر اب بھی کام کرتا ہے، خداوند اب بھی مجھے اپنی خدمت کے لیے مسیح کی شبیہ اور بہتر لیس ہونے میں زیادہ سے زیادہ تیار کرتا ہے (فلپیوں 2:13)۔

میں اپنی زندگی میں خدا کی تبدیلی کے کام کے لیے بہت زیادہ شکر گزار ہوں (رومیوں 8:28-29)، یہ کہ وہ میری کوتا ہیوں اور کمزوریوں کو قوت میں بدل رہا ہے۔ میں خوش ہوں کہ خداوند اپنے مقاصد کے لیے مجھے زیادہ سے زیادہ مفید اور قابل بنارہا ہے۔ میں یہاں تک شکر گزار ہوں کہ زیادہ تر مشکل اور قابل درد اوقات کو وسیع کرتے اور ثابت کرتے کے لیے شکر گزار ہوں جو روحانی نشوونما اور ترقی کو ثابت کرتے ہیں۔

(رومیوں 3:5-5، یہوداہ 1:2، 1 پطرس 1:6-7)۔

بہت سے طریقوں میں میں بالغ اور کامل ہونے سے دور ہیں (فلپیوں 3:12)۔ میری زندگی ترقی میں بہت زیادہ کام کرنا جاری رہتی ہے اور یہاں آگے دیکھنے اور بڑھنے کے لیے بہت کچھ ہے (3:13)۔ میں اس زندگی میں مسیح کی شاگردیت کے سکول سے تعلیم یافتہ نہیں ہو گا۔ جب تک کہ میں مسیح کو دیکھنے لیتا (فلپیوں 3:20-21)۔ اسی وقت میں امید کرتا ہوں کہ میں ”مزید ترقی“ کے ایوارڈ کے لیے مقابلہ کرنا جاری رکھوں گا۔

بلوغت اور کاملیت۔

فلپیوں 3:10-14 میں، پوس نے فلپیوں کو روحانی کاملیت کا اپنا ذاتی مرکز نگاہ اور مقصد پیش کیا۔ بہر حال، پوس اپنے مقصد کا کسی خاص مسیحیوں کے لیے کسی چیز کے طور پر دھیان میں نہیں لاتا، جیسے کے رسولوں نے تمنا کی تھی۔ روحانی بلوغت اور کاملیت تمام مسیحیوں کے لیے تھی، اور ہے، اور پوس پہلے ہی فلپی میں مسیحیوں کے لیے اس بلوغت اور ”کامل“ ہونے کی توقع رکھتا تھا تا کہ وہ اس کی شناخت کریں۔ اگرچہ کچھ مابرہ الہیات نے یہ صلاح دی کہ پوس یہاں طنز کو استعمال کر رہا ہے، ایسا کہتے ہوئے کہ بالغ مسیحیوں کو بلوغت کے مقصد کو رکھنا چاہیے، دوسرے صلاح دیتے ہیں کہ پوس اس حقیقت کی نشاندہی کر رہا ہے کہ ہم روحانی بالیدگی اور کاملیت کے درجے کو حاصل کر سکتے

ہیں اگرچہ ابھی تک ہمیں مزید کاملیت کی تلاش جاری رکھنی ہے۔

فلپیوں 3:12 اور 15 میں استعمال کیا گیا الفاظ ”کامل“ اور پختگی، ٹیلیویوں [1] ہے۔

ٹیلیویں نے عہدنا میں میں عام ہم جنس الفاظ ہیں اور اکثر گلیدی الہیاتی معنی کے ساتھ آیات میں استعمال ہوئے ہیں۔ [2]

یونانی میں ٹیلیویوں ملتے جلنتے معنی کی اقسام کو رکھتا ہے۔ ان کی وسیع اکثریت میں، یہ اس مفہوم کی طرف اشارہ نہیں کرتا کہ ہمیں مختصر کاملیت کو بُلانا ہے بلکہ باضابطہ کاملیت کی قسم کو، کسی دیے گئے مقصد کے لیے کسی موزوں نیت کو۔ اس کا مطلب زیر ترقی واضح ہونے کے طور پر پروان چڑھنا ہے، مثال کے طور پر، اسے پورے قد کے طور پر وان چڑھتے ہوئے نوجوان کے مخالف کے طور پر استعمال کیا گیا۔ اسے ہنی طور پر بالغ ہونے کے طور پر استعمال کیا گیا، اور اس لیے کوئی ایک ہے جو کسی کی مخالفت کے لیے موزوں ہے جو ابھی تک سیکھ رہا ہے۔ (برکلے 2003: 77)۔

پُوس فلپیوں میں سے کچھ کو اجازت دیتے ہوئے دکھائی دیتا ہے جو دوسروں سے فرق نظریات کو رکھتے تھے، یہ ایمان رکھتے ہوئے کی خداوند کسی وقت پُوس کی حالت کی سچائی کو ان پر آشکارہ کرے گا۔ شاید یہ میکجی سوچ رہے تھے کہ بالیدگی کی تلاش کوشش یا مشقت کو ضائع کرنا غیر ضروری ہے، یا اس کے برخلاف جو روحانی کاملیت کو مکمل کرتا ہے وہ اب متیاب ہے۔ ”اگر فلپیوں کے لوگ اپنے مقاصد میں گشاد ہیں تو وہ پہلے ہی پہنچ چکے ہیں، انہیں پُوس کے حقیقی بیان کی ضرورت تھی“ (کینٹ 1978: 143)۔

جو بھی ان کے نظریات تھے، پُوس 16 آیت میں فلپیوں کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ وہ اس کے مطابق رہیں جس کسی بلوغت پر وہ پہنچ تھے، اور پہنچے والپس نہیں جاتے۔ 16 آیت میں استعمال ہوئے فعل پتھانو کا مطلب ”پیشگی“ اور ”ترقبہ کرنا“ ہو سکتا ہے۔ شاید پُوس فلپیوں کو پیشگی اس درجہ سے بالآخر ترغیب دے رہا ہے جسے وہ حاصل کر چکے تھے۔ بہرحال، بہت سے انگریزی ترجمہ کرنے والے، اس تشریع کو نہیں دیتے۔

شاگرد و بُنانا۔

پُوس نے پیروی کرنے کے لیے ایمانداروں کو محض الفاظ ہی مہیا نہیں کیے، اس نے اپنے آپ کو ایک عملی مثال کے طور پر بھی پیش کیا۔ کلیسیاؤں کے لیے عملی مثال دینا خاص طور پر بہت اہم تھا جنہیں قائم کیا گیا تھا جہاں زنا کاری اور بد فعلی معاشرے کا حصہ تھے۔

بہرحال پُوس نے اپنے آپ کو (اور اپنے ساتھیوں کو) مثالوں کے طور پر پیش کیا، پُوس کی مثال ہمیشہ یسوع کی نشاندہی کرتی ہے۔ فلپیوں 11:1 میں، پُوس نے لکھا، ”شم میری مانند بنو جیسا میں مسیح کی مانند بنتا ہوں۔“ جیسے پُوس یسوع مسیح کی ساتھ قریبی طور پر چل رہا تھا، وہ لگاتار لوگوں کی یسوع مسیح کی پیروی کرنے کے لیے راہنمائی کر رہا تھا نہ کہ اپنی۔ یہی سچ شاگرد ہونے کا جو ہر ہے۔

شاگرد ہونا موثر تعلیمات پر ایمان رکھنا نہیں ہے، یہ تقریباً بالغ ایماندار کے ساتھ وقت صرف کرنا ہے اور اسے ماننا ہے کہ وہ کیسے ایمان کے ساتھ رہتے اور مسیح کی پیروی کرتے ہیں، تا کہ شاگرد اُن سے سیکھ سکیں کہ کیسے ایمان میں رہنا اور مسیح کی پیروی کرنی ہے۔ عبرانیوں کا

مصنف اپنے پڑھنے والوں کو سرگرم مسیحیوں کے ایمان کی تقلید کرنے کی ترغیب دیتا تھا (عبرانیوں 6:12) اور دیندار را ہنماؤں کو۔ (عبرانیوں 7:13)۔

شاگرد بنا ناہیشہ خداوند کا لوگوں کو اپنی با دشائست میں لانے اور انکی نشوونما کرنے کا اہم طریقہ کار تھا۔ خدا نے ارادہ کیا کہ یہ یوں مسیح کے پہلے شاگرد بنانے کے وقت سے شاگرد بنانے کی متواتر ہونا چاہیے، اس سچائی کو تباہ گن اثر کے ساتھ کلیسیا کے وسیلہ نظر انداز کیا۔ شاگرد بنانے میں ہماری ناکامی کا ایک سبب یہ ہے کہ ہماری کلیسیا کمیں سُست، یمار، اور اکثر غیر نادم چرچ جانے والے ہیں۔ ایک اور نتیجہ یہ ہے کہ یہاں بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے ابھی تک نجات کے پیغام کو نہیں سننا۔

یہاں بھی شاگردیت میں بہت بلند قیمت ہے۔ قربانی میں یہ یوں کی پیروی شامل ہے جس نے بہت سے لوگوں کو شاگرد بننے سے باز رکھا، اور ہم دوسروں کو شاگرد نہیں بناسکتے اگر ہم خود یہ یوں کے سچے شاگرد نہیں ہیں۔ یہ یوں نے واضح طور پر بھی شاگردیت کی قربانی کی قیمت کو عیاں کرنے میں شرم محسوس نہیں کرتا [3]۔ بہر حال اس نے واضح طور پر سکھایا کہ یہاں اس زندگی میں شاندار انعام ہیں اور یہ اُن کے لیے ہیں جو پوری توجہ سے اُس کی پیروی کرتے ہیں۔

(متی 10:29-30)۔

یہ واضح ہے کہ پُلس نے شاگرد بنائے اور عمل کو سمجھا (1 کرنٹھیوں 4:16، 1:11، فلپیوں 3:17، 2:9، 4:14 تیتمتھیس 3:14، 2:7 تیتمتھیس 3:9)، جو پُلس کے شاگردوں میں سے ایک تھا، اُسے مزید شاگرد بنانے کی اجازت تھی (1 کرنٹھیوں 1:5 تیتمتھیس 1:5-7 تیتمتھیس 2:2)۔ پُلس نے لکھا کہ کیسے اُس نے (اور ممکنہ طور پر سیاس اور تیتمتھیس نے تھسلینکیوں کے درمیان زندگی بسر کی اور اُن کے لیے مثال بنئے، اور اب تھسلینکیوں بدالے میں دوسروں کے لیے مثال تھے۔

دنیا کی چیزیں۔

پُلس کی طرف سے مہیا کردہ نمونہ تہذیب کے خلاف تھا۔ نمونہ جسے موجودہ شاگرد بنانے سے ترتیب دیا گیا یہ بھی عام طور پر تہذیب کے خلاف ہوگا۔ یہ یوں کا حواری ہوتے ہوئے اور روحانی کاملیت کی ترغیب دیتے ہوئے جس میں آسمانی اور ابدی چیزوں کو رکھنا اور دنیاوی، اور عارضی چیزوں کو نہ رکھنا ہے۔ گلیسوں 3:2 میں پُلس نے لکھا: عالم بالا کی چیزوں کے خیال میں رہونہ کہ زمین پر کی چیزوں کے۔ 2 کرنٹھیوں 4:18 میں اُس نے لکھا: جس حال میں کہ ہم دیکھی ہوئی چیزوں پر نہیں بلکہ اندر یکھی چیزوں پر نظر کرتے ہیں کیونکہ دیکھی ہوئی چیزیں چند روزہ ہیں مگر اندر یکھی چیزیں ابدی ہیں۔

ایمانداروں کے طور پر، کسی حد تک، ہم پہلے ہی ابدی زندگی میں رہ رہے ہیں اور ہم پہلے ہی الہی فطرت کے حصہ دار ہیں۔ ہمیں روحانی چیزوں کو جاری رکھنے کی ضرورت ہے، ہمیں اپنے ذہنوں کوتازہ کرنے کی ضرورت ہے۔ رومیوں 12:2 میں پُلس نے لکھا: اور اس جہان کے ہم شکل نہ بنو بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صورت بدلتے جاؤتا کہ خدا کی نیک اور پسندیدہ اور کامل مرضی تجربے سے معلوم کرتے رہو۔

پوسٹ 18-19 آیات میں دوبارہ اپنے خادمانہ دل کو عیاں کرتا ہے۔ وہ ان پر روتا ہے جو ایک ہی مرتبہ یسوع مسیح کی پیروی کرنیوالے تھے لیکن اب دُنیاوی خوشیوں، بے دین دار کی طرف راغب ہیں۔ (یہ لوگ فلپیوں کی کالیسیا کے رکن نہیں تھے، بلکہ فلپیوں کے لوگ ان لوگوں کے بارے جانتے تھے کیونکہ پوسٹ ان سے ان لوگوں کے بارے پہلے بات کرچکا تھا۔)

یہ لوگ اخلاقی قانون کے منکر دکھائی دتھے تھے۔ اخلاقی قانون کے منکر کا لغوی طور پر مطلب ”خلاف شریعت“ ہے۔ پوسٹ ان خلاف قانون کا لیکی زندگیاں بسر کرنے والوں کے طور پر حوالہ پیش کرتا ہے جو انہیں مسیح کی صلیب کے دشمن بناتے ہیں۔

خلاف قانون یا ایمان رکھتے تھے کہ:

میسیحیت میں، ساری شریعت جاتی رہی اور مسیحی ایسا کرنے کے لیے آزاد تھے جسے وہ پسند کرتے تھے۔ انہوں نے مسیحی آزادی کو غیر مسیحی لائسنس میں بدل دیا اور اپنے انداز میں رہنے دیا۔ یہاں وہ تھے جنہوں نے فضل سے مسیحی تعلیم کو سخ کیا۔ انہوں نے کہا کہ خداوند کا فضل ہر گناہ کوڑھانپنے کے لیے وسیع ہے، لوگ گناہ کر سکتے ہیں جس طرح وہ چاہتے ہیں اور انہیں پریشان نہیں ہونا، میں خدا کی محبت میں سب کو معاف کرنے میں کوئی فرق نہیں کرتا۔ (بر کلمے 2003:80) [ویکھیے رومیوں 6:1-2، 12-18]

مسیح میں ہماری آزادی کا یہ مطلب نہیں کہ ہم نظم و ضبط سے عاری، بے قانون زندگیاں بسر کریں۔ اس کا کیا مطلب ہے کہ ہم گناہ اور قصور کی قید سے آزادی کو رکھ سکتے ہیں (رومیوں 6:12-18) اور مذہبی روایات کی قید سے آزادی کو، جیسے کہ یہودیوں کے ختنہ کی رسم (گلتوں 5:1)۔ خداوند ہم سے چاہتا ہے کہ ہماری آزادی اس کے لیے اور دوسروں کے لیے آزاد مرضی سے خدمت کریں۔ آپ میرے بھائیوں کو آزاد کیا گیا۔ لیکن آپ کی آزادی کو گناہ آلو دعاوت کے لیے استعمال نہیں کرنا، بلکہ ایک دوسرے کی خدمت کرنی ہے۔ گلتوں 5:13 (این آئی وی) رومیوں 9:19۔

اور اپنے آپ کو آزاد جانو مگر اس آزادی کو بدی کا پردہ نہ بناؤ بلکہ اپنے آپ کو خدا کے بندے جانو۔ 1 اپٹرس 2:16۔

اختتامی نوٹ۔

[1] پر سچھر (404) معمول ٹیکلیوں کو ”کاملیت میں لانے، مکمل طور پر سرانجام، مکمل طور پر قائم شدہ یعقوب 1:4، پوری طرح ذہن نشین، 1 یوحنا 4:8، مکمل، سارا، اس کے خلاف جو کم اور محدود ہے، کے طور پر بیان کرتا ہے، 1 کرنٹھیوں 13:10، پورے قد، پختہ عمر، 1 کرنٹھیوں 14:20۔ افسیوں 4:13، مسیحی روشن خیالی میں پوری طرح سرانجام دینا، 1 کرنٹھیوں 2:6، فلپیوں 3:15، گلسیوں 28:1، کردار کے کسی نقطے میں کامل ہونا، موثر معیار میں کسی آزمائش کے بغیر، متی 5:48، 19:21، یعقوب 1:3، 4:1، 2:3، کامل، پورا، رومیوں 12:2، یعقوب 1:17، 25، ---۔

[2] ٹیلیوس کے زبانی ہم جنس الفاظ خاص طور پر معنی خیز ہیں۔

[3] یسوع نے کہا، ”اگر کوئی میرے پاس آئے اور اپنے باپ اور ماں اور بیوی اور بچوں اور بھاؤں اور بہنوں بلکہ اپنی جان سے بھی دشمنی نہ کرے تو میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔ جو کوئی اپنی صلیب اٹھا کر میرے پیچھے نہ آئے وہ میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔“ لوقا 14:26-27 (متی 27:30-33، مرقس 14:62-57، 26:23-28، 27:10-17 اور 30-33 کو بھی دیکھیے)۔